سوال

(635) سجدہ تلاوت فوراً باوضو اور چارپائی پر کرنے کا حکم

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

قرآن پاک کا سجدہ اُسی وقت کرنا چاہیے یا بعد میں بھی کر سکتے ہیں؟ اور سجدہ چارپائی پر کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

سجدۂ تلاوت میں چونکہ عَلٰی أَحَدِ القَولَینِ (ایک قول کے مطابق) طہارت شرط نہیں۔ لہٰذا بلاتاخیر کرلینا چاہیے۔ ''صحیح بخاری کے ''ترجمۃ الباب'' میں ہے:

'وَکَانَ ابنُ عُمَرَ یَسجُدُ عَلٰی غَیرِ وُضُوءٍ' صحیح البخاری، بَابُ سُجُودِ المُسلِمِینَ مَعَ المُشرِکِینَ وَالمُشرِکُ نَجَسٌ لَیسَ لَہُ وُضُوءٌ

یعنی ''ابن عمر رضی اللہ عنہ بلاوضو سجدۂ تلاوت کرلیا کرتے تھے۔''

پھر مصنّف کا استدلال اس حدیث سے ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ معظمہ میں سورہ ''النجم'' کی تلاوت فرمائی۔ آپ کے ساتھ مسلمانوں، مشرکین اور جنّ وانس نے بھی سجدہ کیا۔ وجہِ استدلال یہ ہے، کہ مشرکین کی عدمِ ادائیگی کے باوجود ان کا فعل سجدہ سے موسوم ہے۔ لہٰذا ایک مسلم کا سجدہ تو ہر حالت میں بطریقِ اَولیٰ شرعی سجدہ ہی قرار پائے گا۔ مزید آنکہ مجالسِ عامہ میں عادۃً ہر شخص باوضو نہیں ہوتا۔ بلا تفصیل سبھی کا سجدہ کر گزرنا طہارت کے عدمِ اشتراط (شرط نہ ہونے) کی دلیل ہے۔ فتح الباری: ۲/۵۵۴

جب چارپائی پر نماز پڑھی جا سکتی ہے، تو سجدۂ تلاوت بھی ہو سکتا ہے۔ مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو! فتاویٰ اہل حدیث (۱/۳۲۹) شیخنا محدث روپڑی رحمہ اللہ (۱۷۔ اپریل ۱۹۹۲)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 543